مولای صل وسلم دائما ابدا   درس حدیث   علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درس حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرۃ مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں مجلسِ ذکر منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرۃ شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ ان سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ و لالا انوارِ مدینہ کے ذریعہ حضرۃ رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرۃ کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرۃ مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت دُرفشان است   خم و خمخانہ با مہر و نشان است

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان دلوں پر "صدأ" آجاتا ہے۔ زنگ آجاتا ہے۔ "کما یصدأ الحدید" جیسے کہ لوہے

پر زنگ آجاتا ہے "اذا اصابہ الماء" لوہے کو اگر پانی لگتا رہے تو وہ خراب ہوجاتا ہے "قیل یا رسول اللہ وما جلاؤہا" عرض کیا گیا دلوں کو صاف کرنے کا طریقہ کیا ہوگا، لوہے کو صاف کرنے کا طریقہ تو اور ہے۔ قال کثرۃ ذکر الموت و تلاوۃ القرآن ارشاد فرمایا کہ موت کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوت قرآنِ پاک یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے دل کی صفائی ہوتی ہے موت تو ایسی چیز ہے جو فرضی نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے نہ آج تک کوئی باقی رہا ہے اور نہ رہنا ہے اور سب کو نظر آتا ہے، سب اپنے ہاتھوں اس کے سارے کام انجام دے کر آتے ہیں مگر اس کے باوجود دُنیا میں مصروفیت ایسا گھیر ڈالتی ہے کہ آخرت سے جو کہ حقیقت ہے، پھر نظر ہٹ جاتی ہے اور پھر ان چیزوں میں لگ جاتا ہے اور دُنیا دُنیا داری دُنیا کی محبّت بھی ایسی چیزیں ہیں جو سب سے زیادہ گناہوں کا سبب بنتی ہیں، انسان گناہ کرتا ہی اسی وجہ سے ہے کہ اسے یہ بیماری لگ جاتی ہے حب دُنیا کی حُب جاہ، حبّ مال، حب جائداد یا اسی قسم کی چیزیں ارشاد ہُوا "حب الدنیا رأس کل خطیئۃ" دُنیا کی محبّت ہر بُرائی کی جڑ ہے تو جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا موت کی یاد کی کثرت ایسی چیز ہے جو انسان کے دل کو اُس طرف سے اِس طرف لاتی ہے۔ غلط سے صحیح کی طرف اور دُنیا سے آخرت کی طرف اس کو گھسیٹ لاتی ہے اور جب نظر آخرت کی طرف آجائے تو گویا ایک راستہ اور مرحلہ طے ہوگیا۔

دوسرا مرحلہ تلاوت قرآنِ پاک (کی برکت) سے طے ہوجاتا ہے، کیونکہ جب کوئی آدمی کثرت سے تلاوت کرے گا تو بسا اوقات اُس کو یہ خیال آجاتا ہے کہ اس کا ترجمہ بھی تو دیکھوں کہ کیا ہے۔ جب ترجمہ کچھ سمجھ آنے لگتا ہے تو انسان عمل کی طرف آجاتا ہے تو یہ دوسرا مرحلہ بھی طے پا گیا، تو اَب قلبی کیفیّت تو یہ ہُوئی۔ کہ اُس کے سامنے حقیقت عیاں ہوجائے۔ یہ دُنیا جس میں ہم ہیں۔ عارضی ہے اور آخرت جو آنے والی ہے وہ ہی حقیقی ہے، یہ طبعی طور پہ ناپائیدار ہے اور وہ پائیدار یہ تبدیلی تو دل کی حالت کی ہوئی اور دوسری تبدیلی عملی ہُوئی جس کا سبب کثرت سے تلاوتِ کلامِ پاک ہُوا۔ تلاوت کے اثرات قلب پر جو ہوتے ہیں وہ تو ہوتے ہی ہیں، اس کے علاوہ حسی اثرات بھی اس کے جسم پر مرتّب ہوتے ہیں مثلاً جھاڑ پھونک کے ذریعے، حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا فاتحۃ الکتٰب شفاء من کُل داء سورہ فاتحہ تمام بیماریوں ا علاج ہے، تو قلبی بیماریوں کے لیے بھی یہ علاج ہونا چاہیے یعنی ترجمہ اور مطلب کے اعتبار سے عقائد کی

اصلاح بھی ہے۔ خُدا کی حمد و ثنا اور شکر کے بعد اس کی ربوبیت کا اعتراف ہے، توحید ہے ہدایت کی دُعا ہے اس کے علاوہ اس میں ایک جملہ عاجزی کا بھی ہے اپنی بہت عاجزی اور اللہ کی بڑائی کا بیان۔ وہ ہے ——— ایاک نعبد و ایاک نستعین تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ سب سے بڑا مدد کرنے والا مدد کرنے والوں کی بھی مدد کرنے والا مدد کرنے والوں کو بھی توفیق دینے والا تو ہی ہے اور تیری ہی عبادت ہم کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں کیونکہ حقیقتاً مدد دینے والا تو ہی ہے تو پُوری مخلوق کے بارے میں جیسا کہ اس نے اعتراف کیا عاجزی کا اسی طرح اس نے تمام مخلوقات کے بارہ میں گویا اعتراف کیا کہ کوئی بھی تو مدد کے قابل نہیں اور کون مدد کر سکتا ہے اگر کسی کا خُدا نخواستہ اُنگلی کا اتنا سا ٹکڑا ضائع ہو جائے اور ماں باپ چاہیں کہ کسی طرح سے یہ پیدا ہو جائے تو نہ پیدا کر سکتے ہیں اور نہ اپنا لگا سکتے ہیں تو اصل میں مدد دینے والا اللہ تعالیٰ ہے تو اس مضمون کا اثر باطن پر تو یہ پڑتا ہے کہ جو غلط عقائد ہیں اُن سے ہدایت پر آجاتا ہے اور ظاہری طور پہ یہ ہے کہ پھر انسان یہ اعتراف کرتا ہے اور خُدا سے مدد چاہتا ہے تو اس کے کثرت سے پڑھنے سے فوائد ضرور مرتب ہوتے ہیں، چالیس اکتالیس دفعہ روزانہ پڑھتے ہیں زیادہ سے زیادہ ایک سو ایک دفعہ پڑھنا پانی پہ دم کرنا یہ پلانا بیمار کو کافی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک کے اندر عقائد اور معانی کے اعتبار سے بھی شفا رکھی ہے دُعا۔

بقیہ: سیرۃ مُبارکہ

کی مشہور روایت[1] ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے میں سامنے پہنچا تو آپ فرما رہے تھے هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ” ربِّ کعبہ کی قسم قیامت کے روز یہی لوگ خسارہ میں ہوں گے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ الفاظ سُنے تو میں چونک گیا مجھے خیال ہُوا کہ کہیں میرے بارہ میں بھی کوئی آیت نازل ہُوئی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ یہ بدنصیب کون ہیں؟

فرمایا۔ جو سب سے زیادہ دولت مند ہیں۔ صرف وہ مستثنیٰ ہیں جو آگے پیچھے دائیں بائیں سب طرف خرچ کرتے رہیں۔

---

[1] ترمذی شریف ص۷۸ ج۱ و مسلم شریف ص ۳۲۰ ج ۱ وغیرہما۔